سوال

(197)تین دن کے بعد تعزیت کا حکم

جواب

ا

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فوت شدہ آدمی کے گھر تین دن کے بعد تعزیت کی خاطر جانا درست ہے یا نہیں ؟ (السائل ثناء اللہ محمد سموں منگیریہ ضلع بدین سندھ) (۱۱ ستمبر ۱۹۹۲ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تعزیت کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ممکنہ حد تک قریب ترین فرصت میں اظہارِ تعزیت ہونا چاہیے۔ جس طرح کہ رسول اللہﷺ نے اپنی بیٹی کے بچے کی وفات پر بایں الفاظ تعزیت فرمائی :

'اِنَّ لِلّٰہِ مَا أَخَذَ وَلَہُ مَا أَعْطٰی ، وَکُلُّ شَيْئٍ عِنْدَہُ بِأَجَلٍ مُسَمًّی ' (صحیح البخاری ، باب قَوْلِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی : قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ... الخ ، رقم : ۷۳۷۷)

مزید علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

'تَعْزِیَۃُ أَہْلِ الْمَیِّتِ ، وَلَمْ یَکُنْ مِنْ ہَدْیِہٖ أَنْ یَجْتَمِعَ لِلْعَزَاءِ ، وَیَقْرَأَ لَہُ الْقُرْآنَ ، لَا عِنْدَ قَبْرِہٖ وَلَا غَیْرِہٖ ، وَکُلُّ ہٰذَا بِدْعَۃٌ حَادِثَۃٌ مَکْرُوہَۃٌ ۔

وَکَانَ مِنْ ہَدْیِہٖ : السُّکُونُ وَالرِّضٰی بِقَضَاءِ اللّٰہِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ، وَالِاسْتِرْجَاعُ ، وَیَبْرَأُ مِمَّنْ خَرَقَ لِأَجْلِ الْمُصِیبَۃِ ثِیَابَہٗ ، أَوْ رَفَعَ صَوْتَہٗ بِالنَّدْبِ وَالنِّیَاحَۃِ ، أَوْ حَلَقَ لَہَا شَعْرَہٗ ۔

وَکَانَ مِنْ ہَدْیِہٖ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ أَنَّ أَہْلَ الْمَیِّتِ لَا یَتَکَلَّفُونَ الطَّعَامَ لِلنَّاسِ ، بَلْ أَمَرَ أَنْ یَصْنَعَ النَّاسُ لَہُمْ طَعَامًا یُرْسِلُونَہٗ إِلَیْہِمْ ، وَہٰذَا مِنْ أَعْظَمِ مَکَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَالشِّیَمِ ، وَالْحَمْلِ عَنْ أَہْلِ الْمَیِّتِ ، فَإِنَّہُمْ فِی شُغْلٍ بِمُصَابِہِمْ عَنْ إِطْعَامِ النَّاسِ

وَکَانَ مِنْ ہَدْیِہٖ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ تَرْکُ نَعْیِ الْمَیِّتِ ، بَلْ کَانَ یَنْہٰی عَنْہُ وَیَقُولُ : (ہُوَ مِنْ عَمَلِ الْجَاہِلِیَّۃِ) ، وَقَدْ کَرِہَ حُذَیْفَۃُ أَنْ یُعْلِمَ بِہٖ أَہْلُہُ النَّاسَ إِذَا مَاتَ ، وَقَالَ : (أَخَافُ أَنْ یَکُونَ مِنَ النَّعْیِ) ۔ (زاد المعاد ، الجزء الاوّل ، ص : ۱۴۶)

یعنی ''تعزیت کے لیے اہل میت کے ہاں جمع ہونا رسول اللہ ﷺ کا طریقہ نہیں تھا اور نہ میت کے لیے

قرآن خوانی کرنا قبر کے پاس اور نہ اس کے علاوہ۔ یہ جملہ امورِ خودساختہ بدعات مکروہ میں شامل ہیں۔ آپ ﷺ کا طریقہ کار یہ تھا کہ ایسے موقع پر خاموشی اختیار کرتے اور اللہ کی قضا و قدر کے ساتھ رضاء کا اظہار فرماتے۔ اللہ کی حمد وثنا کرتے۔ ''اِنَّا لِلّٰہِ'' پڑھتے۔ جو آدمی مصیبت کے موقع پر کپڑے پھاڑتا یا نوحہ کرتا یا سر منڈاتا اس سے بیزاری کا اظہار کرتے اور آپ ﷺ کی سنت سے یہ بھی ہے کہ اہل میت لوگوں کو کھانا کھلانے کی تکلیف نہ کریں۔ بلکہ لوگ کھانا تیار کرکے ان کے پاس بھیجیں۔ یہ بات آپ کے عظیم اخلاق کی نشاندہی کرتی ہے۔ اہل میت کی پریشانی کی بنا پر لوگوں کو کھانا کھلانے کا بوجھ ان سے ہلکا کردیا ہے۔ اور پھر آپ ﷺ کا طریقہ یہ بھی تھا کہ کسی کی موت پر واویلا اور تشہیر عام کرنے سے روکتے، فرماتے یہ جاہلیت کے امور سے ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مکروہ سمجھا کہ ان کے اہل خانہ ان کی وفات کی کسی کو اطلاع کریں۔ کہا مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں یہ ''نعی'' (موت کی تشہیر) میں شمار نہ ہو۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، کتاب الجنائز: صفحہ:214

محدث فتویٰ